New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
سب موسم ہیں پیار کے
از آفرین عمران
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب موسم ہیں پیار کے

(پارٹ 1)

تحریر آفرین عمران

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

پچھلے ایک گھنٹے سے شہیر اسے سمجھا رہا تھا مگر وہ اس کی بات پہ توجہ دینے کے بجائے باسکٹ بال کو نیٹ کرنے میں مصروف نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا شہیر کے مسلسل بولنے کے باوجود بھی جب اس نے کوئی رسپونس نہیں دیا تو شہیر نے جھنجھلا کر اس کے ہاتھ سے بال چھین لیا، صائم نے بال چھیننے پہ اس کی سمت دیکھا اور اس کے بگڑے تیور اسے ہنسنے پہ مجبور کر گئے۔ شہیر نے اسی بگڑے موڈ کے ساتھ باسکٹ بال اسے پھینک کر ماردی اور خود جا کر لان چیئر پر بیٹھ گیا. صائم نے اس کی بگڑی شکل دیکھی اور بال کو ڈربل کرتے ہوئے شرارت سے بولا، ''مجھے آئیڈیا نہیں تھا کہ ایک گیم ہارنے پہ تم اس طرح ریکٹ کروگے۔''بظاہر سنجیدگی سے کہتا بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا. ایسا کرنے سے اس کے بائیں گال پہ پڑنے والا ڈمپل اسے مزید وجیہ بنا رہا تھا. روشن لائٹ براؤن آنکھوں سے چھلکتی شرارت اس کی شخصیت کو مزید چارمنگ بنا رہی تھی. وہ شرارت سے کہتا خالی لان چیئر پر آکر بیٹھ گیا اور جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا. شہیر نے اسے گھور کے دیکھا جب کہ وہ اس کے گھورنے کی پرواہ کئے بغیر زور سے ہنس دیا اس کی دلکش بھاری ہنسی اطراف میں پھیل گئی مگر شہیر اسی اف موڈ کے ساتھ اسے گھورتا رہا جب کہ وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے سنجیدگی طاری کرتے ہوئے بولا, "یار کیوں ٹینشن لے رہا ہے. "جواب میں وہ منہ پھلاتے ہوئے بولا, "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹینشن نہ لوں تو کیا کروں؟ایک کام کہا تھا تجھ سے وہ بھی نہیں ہو سکا۔"صائم نے حیران ہو کے اس کو دیکھا اور کہا, "اوہ ہیلو! کر تو دیا تھا تمہارا کام وہ میڈم جیسے ہی ہمارے گھر مناہل سے ملنے آئی تمہیں بھی بلا لیا۔"اس کی حیرانی پہ شہیر نے خونخوار انداز میں اسے دیکھا اور طنز سے بولا, "تو یہ سب کرنے کا کیا فائدہ ہوا وہ محترمہ تو مناہل کے ساتھ اس کے بیڈروم میں گھسی بیٹھی ہیں۔"جواب میں وہ گہرا سانس لیتا ہوا بولا، ''اوہو! تو یہ بول نہ کہ تو ملاقات کرنا چاہ رہا ہے۔"اس کے انداز پہ شہیر نے ایک ہاتھ اس کے چوڑے مضبوط شانے پہ جڑ دیا اور تبھی مناہل کے ساتھ علوینہ لان میں چلی آئی اور مناہل ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے مسکرا کر بولی, ارے ارے آپ دونوں تو با قائدہ ہاتھا پائی پہ اتر آئے ہیں کیا کسی ریسلنگ کومپٹیشن میں حصّہ لینا ہے۔''شہیر نے دیکھا کہ وہ دونوں اس طرف آ رہیں ہیں تو ایک دم شرافت کے دائرے میں آ گیا۔جب کہ صائم کی شرارت عود کر آئی، ''یہاں تو کسی اور ہی طرح کا ریسلنگ کومپٹشن ہونے والا ہے۔''علوینہ نہ سمجھے کے باوجود مسکراتے ہوئے بولی, "کیا مطلب اس سے پہلے کہ صائم کچھ کہتا شہیر نے آہستگی سے اس کے پیر پہ اپنا پیر رکھ دیا۔یہ خاموش اشارہ تھا چپ رہنے کا اور وہ جو اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا بولا, "کچھ نہیں! مطلب پھر کسی وقت

سمجھائیں گے اس وقت تو سوال یہ ہے کہ آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟" مناہل نے آنکھیں سکیڑ کر صائم کو گھورا جب کہ جواب علوینہ نے دیا, "کیا مطلب کیا کر رہی ہوں؟" "پرسوں یونیورسٹی کا پہلا دن ہے اس کی ڈیٹلز ڈسکس کرنے آئی تھی اور اب اپنے گھر جا رہی ہوں۔" کہتے ہوئے اپنا لیدر بیگ شانے پہ ڈالا جب کہ شہیر کے منہ سے بیساختہ نکلا, "اتنی جلدی؟" اس بے تکے سوال پر علوینہ اور مناہل نے حیران نظروں سے جب کہ صائم نے کھا جانے والی نظروں سے اس کو گھور کے دیکھا اور وہ ان سب کی نظریں محسوس کر کے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا صائم بات سمجھالتے ہوئے کہنے لگا "اس کا مطلب ہے کہ جاؤ گی کیسے؟" اب کے مناہل نے صائم کو گھورا مگر علوینہ جواب میں بولی, "کیا مطلب کیسے جاؤ نگی جیسے آئی تھی ویسے ہی جاؤ نگی." کہتے ہوئے صائم کو دیکھا تو وہ اطمینان سے بولا, "میڈم آپکی کار کے دونوں ٹائرز خمی ہو چکے ہیں." مناہل کے علاوہ علوینہ نے بھی اسے دیکھا تو وہ سمجھاتے ہوئے بولا، "میرا مطلب ہے کہ دونوں ٹائر پنکچر ہو چکے ہیں." علوینہ فکر مندی سے کہنے لگی, "پنکچر کیسے ہو گیا؟" جواب میں وہ بولا "ارے! کراچی ہے یار ہو جاتا ہے ایسا۔" پھر شہیر کی سمت دیکھتے ہوئے کہنے لگا, "شہیر تم بھی تو اسی روٹ پہ جا رہے ہو نا! یار ذرا علوینہ کو بھی ڈراپ کر دو." اس نے بغیر علوینہ سے پوچھے خود ہی کہ

دیا جب کہ علوینہ بولی, "نہیں صائم! اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں منیج کر لو نگی ۔"اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا صائم جلدی سے بولا، "ارے! ایسے کیسے منیج کر لو گی. جب بندہ موجود ہے تو پھر تو فکر کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔" پھر شہیر کی سمت مڑتے ہوے, "کیوں شہیر توڈراپ کردے گانا!" کہتے ہوئے ساتھ کھڑے شہیر کو ٹہوکا دیا جو ایسے خاموش تھا جیسے یہ سب کسی اور سے کہا جارہا ہے اس کے بجائے علوینہ بولی, ارے نہیں رہنے دیں پچھلی اسٹریٹ پہ تو گھر ہے میں چلی جاؤ نگی. " جواب، شہیر کی طرف سے آیا, ہمیں پتہ ہے کہ تم چلی جاوگی مگر اس وقت میں ہوں تو کیا پرابلم ہے." وہ اسکی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا جب کہ علوینہ نے ایک نظر اس کو دیکھ کر کندھے اچکا دیے پھر مناہل کی سمت مڑتے ہوے بولی جو اس تمام وقت میں خاموش کھڑی سب کی باتیں سن رہی تھی. اچھا مناہل! میں چلتی ہوں. منڈے کو یونیورسٹی میں ملاقات ہو گی. جواب میں مناہل اس کے گلے لگتے ہوے بولی, "اوکے ٹیک کیئر! وہ مسکراتے ہوے شہیر کی سنگت میں پورچ کی سمت بڑھ گئی جہاں اسکی ایکارڈ کھڑی تھی صائم نے خوب ہاتھ ہلا ہلا کے بائے بولا اور اس وقت تک ہاتھ ہلاتا رہا جب تک شہیر کی گاڑی پورچ سے نکل کر گیٹ کراس نہیں کر گئی تب تک مناہل وہیں کھڑی اس کا جائزہ لیتی رہی جیسے ہی گاڑی گیٹ سے نکلی وہ مڑا

ہونٹوں پہ ابھی بھی دلکش مسکراہٹ تھی جس کا تاثر اسکی لائٹ براؤن آنکھوں سے جھلک رہا تھا مڑتے ہی اس کی نظر مناہل سے مل گئی جو اسے کڑی نظروں سے دیکھ رہی تھی نظر ملنے پر آنکھوں سے ہی سوالیہ اشارہ کیا کہ یہ کیا تھا؟ جواب میں اس نے بھی باسکٹ بال اٹھاتے ہوئے سوال کیا, کیا؟" مناہل پورچ کی سمت اشارہ کرتے ہوئے بولی, یہ سب کیا تھا؟" جواب میں وہ بھی اسی انداز میں بولا, "کیا کیا تھا؟" زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو؟" اس کے ڈرانے پہ وہ بجائے ڈرنے کے اپنے مخصوص لاابالی پن سے بولا, "اچھا ہے نا اس طرح شہیر کا کام اور آسان ہو جائے گا." مناہل نے ایک گہرا سانس لیا اور سمجھاتے ہوئے بولی, اس طرح کی حرکتوں کے بجائے شہیر بھائی کو سیدھا راستہ اپنانا چاہیے." اس نے منہ بنایا, صائم نے بال کو ڈربل کرتے ہوئے اس کی سمت دیکھا جو سنجیدہ تھی اور بال باسکٹ کرتے ہوئے پوچھا, "اور سیدھا راستہ کیا ہے؟" اس کا انداز ابھی بھی غیر سنجیدہ تھا جب کہ وہ اسی سنجیدگی سے بولی, اگر وہ علوینہ کے لئے سنجیدہ ہیں تو ان کو اپنے پیرینٹس کو اس کے گھر بھیجنا چاہیے اور اگر صرف فلرٹ کر رہے ہیں تو..... کہتے ہوئے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور ننھی سی ناک چڑھاتے ہوئے اسے دیکھا جواب میں وہ اس سے پوچھنے لگا, "تم شہیر کو ایسا سمجھتی ہو؟" مناہل نے مزید اپنی چھوٹی سی ناک سکیڑتے ہوئے کہا، "حرکتیں تو وہ ایسی

ہی کرر ہے ہیں۔ "صائم لاپرواہی سے بولا, تو اس میں بھی تمہاری فرینڈ کا قصور ہے۔ "مناہل نے گھور کے اسے دیکھا تو وہ بات اگے بڑھاتے ہوئے بولا, تمہاری فرینڈ ایسی افلاطون ہے کہ اگر اس کے علم میں لائے بغیر وہ بیچارہ اس کے گھر پر وپوزل بھجوا دے تو محترمہ صرف اس لئے انکار کر دیں گیں کہ انکو پہلے کیوں نہیں بتایا۔ مناہل اس لمبی تاویل پہ ہمیشہ کی طرح علوینہ کی سائیڈ لیتے ہوئے بولی, وہ بیو قوف نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اچھے خاصے پر وپوزل میں برائی ڈھونڈے۔ "جواب میں وہ اطمینان سے بولا, "بیو قوف نہیں ہے مگر افلاطون ضرور ہے۔ کہتے ہوئے شرارت سے مسکرایا اور وہ ہمیشہ کی طرح اس کو تنبیہہ کرتے ہوئے بولی, کبھی سوچا ہے دادو یا بابا کو ان حرکتوں کا پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔ "اس نے جیسے ڈرانا چاہا مگر دوسری طرف بھی صائم تھا جس پہ ان باتوں کا اثر ذرا کم ہی ہوتا تھا اسی لئے اپنے مخصوص کھلنڈرے انداز میں بولا, "امم.... نہیں! "جواب میں وہ اسکو گھور کے دیکھنے لگی تو وہ ہنستے ہوئے بولا, اچھا موڈ ٹھیک کر واپنا اور مجھے کافی کے ساتھ کچھ کھانے کو دو۔ "مناہل آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھتی رہی تو وہ بولا, پلیز یار بہت بھوک لگی ہے, اس کے انداز پہ وہ سر ہلاتے ہوئے کہنے لگی, "سدھر جائیں آپ۔ "جواب میں وہ اپنے مخصوص شرارتی انداز میں بولا, " ڈیر کزن! سورج کا مشرق کے بجائے مغرب سے نکلنا پوسبیل ہے مگر صائم ہمدانی

سدھر جائے یہ پوسبیل نہیں ہے." کہتے ہوئے اسے دیکھ کے ہنسا اور ساتھ میں مناہل کی ہنسی بھی شامل ہو گئی۔

اس کو یاد نہیں تھا وہ بہت چھوٹی تھی شاید ٦ سال کی. جب اس کے بابا کی ہارٹ فیلیر میں ڈیتھ ہو گئی تھی. اس کو اپنے بابا صرف تصویروں کی حد تک یاد تھے. ان کی ڈیتھ کے کچھ عرصے بعد اسکے نانا جان نے اس کی ماما کی شادی ایک بڑے گھرانے میں کروادی کہ اس کی ماما اس وقت خاصی ینگ تھیں اور خوبصورت بھی تھیں. دادو اور بڑے بابا جنید ہمدانی نے اس فیصلے کو سراہا تھا کہ یہ ایک نیکی کا کام تھا مگر ان لوگوں نے مناہل کی ماما کو تو اکسیپٹ کر لیا مگر مناہل کے لئے دل بڑا نہ کر سکے اور وہ ہمدانی ہاؤس میں ہی رہ گئی دادو کی تو جیسے من کی مراد پوری ہو گئی کہ وہ اپنے لاڈلے بیٹے کی نشانی کو کسی صورت اپنے آپ سے الگ نہ کرنا چاہتی تھیں مگر ایک ماں کو اسکی بچی سے الگ کرنے کا گناہ بھی نہیں کر سکتی تھیں لیکن قدرت نے خود ہی انکی یہ خواہش بھی پوری کر دی شروع شروع میں وہ اپنی ماما کو یاد کر کے بہت روئی اور کئی دنوں تک نہ اس نے کچھ کھایا نہ پیا. مگر رفتہ رفتہ وہ بہل گئی اس گھر کے مکینوں نے جس طرح اسے سنبھالا, محبت کے ساتھ مان عزت اور تحفظ بھی دیا اس بات نے اس کی خوبصورت شخصیت میں چار چاند لگا دیے تھے. اس کی ماما اپنے ہسبنڈ

اور بچوں کے ساتھ انگلینڈ موو ہو گئیں تو ملنا جلنا ویسے ہی کم ہو گیا. بس کبھی کبھی فون پہ بات ہو جاتی تھی یا پھر اس کی ماما اس کے لئے کوئی گفٹ بھجوا دیتی تھیں.

جنید ہمدانی اور بیگم جنید ہمدانی یعنی سفینہ بیگم کو تایا یا تائی کہنے کے بجاے ماما اور بابا کہنا شروع کیا اور وہ دونوں جیسے نہال ہو گئے کہ اس کی وجہ سے انکی بیٹی کی کمی پوری ہو گئی تھی. وہ تھی ہی اتنی پیاری کہ ہر کسی کو اس پہ پیار آتا تھا دادو تو تھیں ہی اس کی دیوانی کہ اخر وہ ان کے لاڈلے بیٹے کی اکلوتی نشانی تھی اور اب تو اس سے اور بھی محبت کرنے لگیں تھیں پھر دائم بھائی تھے اس سے تقریبا" ۱۰ سال بڑے تھے اور اس کا خیال بالکل چھوٹے بچوں کی طرح رکھتے تھے, اس کے لاڈ بھی اٹھاتے تھے اور جب سے نگین بھابھی سے انکی شادی ہوئی تھی جیسے اسے ایک دوست مل گئی تھی رہ گیا صائم جو اس سے ۳ سال بڑا تھا گو بچپن سے اس سے دوستی تو تھی مگر کبھی کبھی جب وہ اسے تنگ کرنے پر آتا تو اسے رلا رلا دیتا ایسے میں سفینہ اور دادو کی ڈانٹ صائم کے حصّے میں آتی اور مقدمہ بابا کی عدالت میں جاتا اور وہ ہمیشہ اپنی لاڈلی کو ہی اہمیت دیتے مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا اس کو تنگ کرنے سے بعض نہیں آتا تھا بچپن کے دن اسی طرح نوک جھونک, کبھی لڑائی کبھی دوستی, کبھی روٹھنے کبھی منانے میں گذر

www.neweramagazine.com

گئے بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے جوانی کی دہلیز تک آتے آتے جہاں مناہل کی خوبصورتی میں کئی گنا اضافہ ہوا وہیں صائم بھی کسی سے پیچھے نہ رہا. اونچا لمبا مضبوط سراپا, کھلتا ہوا صاف رنگ, روشن براؤن آنکھیں اور براؤن گھنے بال بیحد ہنس مکھ اور چارمنگ پرسنیلٹی کہ کوئی بھی دیکھ کے اس کا گرویدہ ہو جاے خصوصا" لڑکیوں میں اس کی مقبولیت بہت زیادہ تھی. جس کا اسے بھی اچھی طرح اندازہ تھا مگر اپنی شوخ اور کھلنڈری طبیعت کے باوجود اس نے کبھی اس چیز کا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی دوسری طرف مناہل تھی جس کا حسن سامنے والے کو ٹھٹکنے پہ مجبور کر دیتا تھا خوبصورت نازک سراپا گھنے ڈارک براؤن بال, کھلتی ہوئی گلابی مائل گندمی رنگت اور بڑی بڑی بادامی آنکھوں, چھوٹی سی ستواں ناک اور خوبصورت مسکراہٹ والی وہ خوبصورت سی لڑکی, دیکھنے میں جتنی دلکش تھی اس کی عادتیں اور شخصیت کا وقار اور رکھ رکھاؤ اور بھی خوبصورت تھا

اس تمام عرصے میں جو سب سے اہم بات ہوئی تھی وہ مناہل کے احساسات کا صائم کے لئے بدل جانا تھا. شوخیاں, شرارتیں, وہ روٹھنا منانا کرتے کرتے اس نازک سی لڑکی کے احساسات صائم سے متعلق کب بدلے اسے پتا ہی نہیں چلا مگر صائم کا رویہ

ہمیشہ کی طرح دوستانہ تھا اس کو کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ مناہل اس کے بارے میں کیا سوچنے لگی ہے اور مناہل میں تو کبھی اتنی ہمّت تھی ہی نہیں کہ وہ روبرو جا کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کر دے. وہ تمام تر دوستی کے باوجود کوشش کرتی کہ اس کے رویے سے ظاہر نہ ہو کہ اس کے سوچنے کا انداز بدل گیا ہے بس دل ہی دل میں اس کو چاہے چلی جا رہی تھی کہ یہی اس کے اختیار میں تھا.

آج وہ الارم لگانے کے باوجود لیٹ تھی اور اب جلدی جلدی میں تیار ہو رہی تھی. آج یونیورسٹی کا پہلا دن تھا. یلو کلر کا کاٹن کا کرتا جس کے فرنٹ اور سلیوز پہ ڈارک بلو ایمبریڈری ہوئی تھی, وائٹ کاٹن ٹراوزرز اور پلین بلو شیفون کا دوپٹہ تھا. گھنے بالوں کو اونچی سی پونی میں جکڑے, کانوں میں گولڈ کے ٹاپس جو دادو نے میٹرک پاس کرنے پہ دیے تھے اور وہ ہمیشہ پہنے رہتی تھی پہنے وہ بالکل تیار تھی اور اس سادگی میں یونیورسٹی کے بجائے کالج گرل ہی لگ رہی تھی ایک نظر اپنے آپکو آئینے میں دیکھتی, جلدی سے دوپٹہ شانے پہ ڈالتی اور بیگ اور فائل اٹھا کر اور شوز پہن کر اپنے بیڈروم سے نکلی اور سامنا اپنے بیڈروم سے نکلتے صائم سے ہو گیا

اس کی نظر بھی اس پہ پڑی تو وہ مسکراتے ہوئے بولا, "اوہو! لوگ تو بالکل ریڈی ہیں. "مناہل نے ملتجی نظروں سے اسے دیکھا اور کہا, "پلیز صائم! مجھے نروس مت کریں. "اس نے رونی سی شکل بنا کے کہا اور صائم کی ہنسی نکل گئی, وہ اس کے ساتھ سیڑھیاں اترتا ہوا کہنے لگا, اوہو! اس میں نروس ہونے یا ڈرنے کی کیا بات ہے کوئی محاظ پہ تھوڑی جا رہی ہو. بی بریو! "کہتے ہوئے اس کی ہمّت بندھائی دونوں ساتھ ساتھ چلتے ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے اور ایک ساتھ سب کو سلام کیا, سب نے ہی محبت اور گرم جوشی سے جواب دیا سفینہ مناہل سے مخاطب ہوتے ہوئے بولیں, "آجاؤ مناہل! ناشتہ کر لو. "مناہل روہانسی سی آواز میں انکو جواب دیتے ہوئے بولی, نہیں ماما! مجھ سے کچھ نہیں کھایا جائے گا. "سفینہ فکر مندی سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں, "تو کیا بغیر کھائے پیئے جاؤ گی؟ "نگین بھابھی جلدی سے اس کے لئے گلاس میں ایپل جوس لے آئیں مناہل نے ان کو ممنون نظروں سے دیکھا اور گلاس تھام لیا واقعی اس وقت کچھ بھی کھانے کا جی نہیں چاہ رہا تھا وہ جوس پی رہی تھی جب دادو نے اس کو مخاطب کر لیا. "بیٹا! کلاسز وغیرہ کا پتہ کر لیا تھا نا! مناہل نے جواب میں انکو تسلّی دیتے ہوئے کہا, " جی دادو! سب پتہ کر لیا تھا. "جنید ہمدانی اخبار سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہنے لگے، ”اماں! پریشان نہ ہوں یہ صائم ہے نا! یہ گائیڈ کر دیگا. کیوں مناہل؟ "ساتھ ہی

اس کو بھی مخاطب کر لیا,اس نے دادو کی تسّلی کی خاطر اثبات میں سر ہلا دیا اور دادو مسکراتے ہوے بولیں, "ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے۔" جب کہ صائم بولا, "اوہو! آپ سب تو ایسے پریشان ہو رہے ہیں جیسے محترمہ محاذ پہ جا رہیں ہوں۔" اس کا یہ کہنا تھا کہ سفینہ نے اس کو جھڑک دیا, "صائم چپ کرو! آخر دل کی تسّلی بھی کوئی چیز ہوتی ہے بچی کا پہلا دن ہے۔" وہ انکی ڈانٹ سن کر کان لپیٹے اٹھ گیا اور مناہل کو مخاطب کرتا ہوا بولا, "چلیں مناہل! "ورنہ ان سب کی باتیں تم کو اور نروس کر دیں گیں۔" کہتا ہوا گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا جب کہ سفینہ اس کو کہے بنا نہ رہ سکیں, "ایک تو یہ لڑکا بھی نہ ہمیشہ جلدی میں رہتا ہے۔" پھر مناہل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا, "بیٹا! تم خیال سے جانا۔" کہتے ہوے اسے گلے سے لگایا اور اس کے اندر تک ٹھنڈک اتر گی پھر وہ دادو اور بابا سے ملکر بھابھی اور دائم بھائی کی سمت آئی، دائم بھائی اس کو ہمیشہ کی طرح لاڈ اٹھاتے ہوے بولے "مانو! اچھی بچی کی طرح دل لگا کر پڑھنا گھبرانا نہیں, شام میں تمہاری فیورٹ اسکریم لیکر آؤ نگا ان کے انداز پہ وہ کھل کی مسکرائی جب کہ بھابھی نے ہاتھ تھام کر، "بیسٹ اف لک کہا جواب میں وہ کچھ کہ بھی نہیں پائی تھی کہ صائم دوبارہ اندر آیا اور اس کا ہاتھ کھینچ کر لے گیا۔

www.neweramagazine.com

———وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ نروس سی بیٹھی تھی. صائم نے اس کی خاموشی نوٹ کی اور اس کی سمت دیکھا. اس کا حلیہ دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹ ہے دیکھنے میں وہ معصوم سی اسکول گرل ہی لگ رہی تھی صائم نے گلا کھنکھار کے اسے مخاطب کیا, "کیا سوچ رہی ہو؟" وہ جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی ایک دم چونک گئی, بیساختہ اس کی سمت دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا. اس نے رخ موڑ کر نفی میں سر ہلا دیا. وہ اپنے مخصوص شرارتی انداز میں بولا "مگر میں تو بہت امپورٹنٹ بات سوچ رہا ہوں. "مناہل نے ایک گہرا اسانس لیا اور پوچھا "کیا؟" اس کی بیساختگی پہ وہ صائم نے بمشکل مسکراہٹ روکی اور بظاہر سنجیدگی سے بولا, "پروفسرز کہیں تمہیں کلاس سے ہی باہر نہ نکال دیں. "اس بات پہ وہ پریشانی سے اس کی طرف دیکھنے لگی جب کہ وہ بمشکل مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا, "اب دیکھو نا یونیورسٹی میں تو ایک سے ایک پیس ملیگا جو موڈلینگ کمپنی میں جانے کے بجاے غلطی سے یہاں آگیا ہے جب کہ تم....." کہتے ہوئے اس نے جملہ ادھورا چھوڑا اور ٹرن لیتے ہوئے پھر ایک نظر اس کے پریشان چہرے پہ ڈالی وہ بغور اس کی بات سن رہی تھی اور بات مکمل کرتے ہوئے بولا, "تم تو بالکل اسکول گرل لگتی ہو."

اس کی شرارت سمجھ کر وہ چہرہ موڑ کر بیٹھ گئی اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگی جب وہ کچھ نہ بولی تو اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہنے لگا "اب کچھ تو بولو۔" جواب میں وہ رسانیت سے بولی کیا بولوں؟" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا, "کچھ بھی،" اس نے ایک نظر صائم پہ ڈالی اور کہا, یہ میرا انداز ہے اور وہ ان کا ویسے بھی کسی کے سٹائل سے مجھے کیا لینا دینا۔ ہم وہاں تعلیم حاصل کرنے جا رہے ہیں تو فوکس بھی اسی پہ ہونا چاہیے۔" بات کرتے کرتے پھر اس کی سمت دیکھا جو مسکرا رہا تھا, اسی مسکراہٹ کے زیر اثر بولا, "سب گھر والے تمہاری ٹھیک ہی تعریف کرتے ہیں؟" جواب میں وہ بڑبڑائی, "تو آپ بھی تعریف کر دیں اتنا مشکل کام تو نہیں ہے," آواز اتنی ہی تھی کہ اس نے خود ہی سنی ہو گی, صائم کو تو کیا ہی سنائی دیا ہو گا اسی لئے وہ پوچھ بیٹھا, "کیا؟ کچھ کہا تم نے؟" جواب میں وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولی, "نہیں! کچھ نہیں۔" اس کے منفی جواب پر وہ اس کو ہدایت دیتے ہوئے بولا, "اچھا کوئی پرابلم ہو تو سیل پہ کونٹکٹ کر لینا, کلاس کی وجہ سے سیل وبریشن پہ ہو اور کال ریسیو نہ ہو تو پریشان نہ ہونا مسیج کر دینا۔" مناہل کے اندر اطمینان سا اتر گیا جو لوگ آپ کے دل کے قریب ہوتے ہیں اور جب وہ آپکی پرواہ کرتے ہیں تو دل خود بخود اطمینان اور خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اس کو بھی یہ اطمینان اور خوشی دل سے محسوس ہو رہی تھی, وہ اسی

اطمینان کے زیر اثر بولی, "ویسے میں اسکول گرل لگ رہیں ہوں پر ہوں نہیں اس لیے آپ بھی اتنی فکر چھوڑ دیں. اس کے شرارتی انداز پر وہ کھل کے ہنس دیا اور اس کی دلکش ہنسی مناہل کے دل پر پھوار بن کے برس گئی. اسی دوران یونیورسٹی آ گئی اور صائم نے گاڑی لے جا کر پارکنگ لاٹ میں روک دی. مناہل دلچسپی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی, خوبصورت بلڈ نگ کے اطراف میں ہرے بھرے درخت لہرا رہے تھے, لمبی تار کول کی سڑک مین بلڈ نگ تک جا رہی تھی جس کے دونوں طرف پھولوں اور پودوں کی قطار تھی. طالب علم جوش و خروش کے ساتھ علم حاصل کرنے کے شوق میں اپنی منزل کی سمت گامزن تھے. انسانوں کا جیسے ایک ہجوم تھا. مناہل کو لگا جیسے وہ ایک جادوئی نگری میں آ گئی ہو وہ مگن سی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب صائم کی نظر اس کے چہرے پہ پڑی اور وہ مسکرا دیا پھر اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسے متوجہ کیا. وہ چونک کر حواسوں میں آئی اور اس کی شرارتی مسکراہٹ پہ نظر گئی تو جھینپ گئی جب کہ وہ شرارتی انداز میں بولا, اب چلیں یا یہیں کھڑے رہنا ہے." اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ اسے لیکر اس کے ڈیپارٹمنٹ کی سمت بڑھنے لگا وہ اس کے ہمقدم تھی اور اس لمحے واقعی اسے ایسا لگا جیسے اس کے اسکول کا پہلا دن ہے اپنی اس سوچ پہ اسے ہنسی آ گئی, صائم نے اسے اس

طرح مسکراتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا, "کیا ہوا?" "مجھے اب واقعی ایسا لگ رہا ہے کہ میرے اسکول کا پہلا دن ہے." "اس کے شرارتی انداز پر وہ بھی ہنس دیا پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا, "تم جانتی ہو میں اپنی فیملی اور فرینڈز کے لئے کتنا پوسسیو ہوں اور پھر جب تم یوز ٹو ہو جاؤ گی تو خود بھی آ جا سکتی ہو اس نے خاصا تفصیل اور سنجیدگی سے جواب دیا ورنہ اس کا یہ روپ کبھی کبھی ہی دیکھنے کو ملتا تھا ورنہ وہ اپنے مخصوص شوخ اور کھلنڈرے موڈ میں ہی رہتا تھا وہ اس کے انداز پہ مسکرا دی کہ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ واقعی سب کے لئے کتنا کیئرنگ ہے. یہی باتیں کرتے وہ اس کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیاں چڑھ گیا اور اس کی کلاس کے سامنے رکتا ہوا بولا, "اب جاؤ تمہاری کلاس شروع ہونے والی ہے." "جواب میں وہ مسکراتے ہوئے بولی, "اوکے باس!" "صائم اسے دیکھتے ہوئے بولا, "سی یو." "وہ مسکراتی ہاتھ ہلاتی کلاس کے اندر چلی گئی تو وہ بھی مسکراتا آنکھوں پہ سن گلاسسز لگاتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سمت بڑھ گیا.

———یونیورسٹی سے اس کی واپسی سپہر تک ہوئی تھی پھر کھانا کھاتے وہ پورے دن کی روداد دادو, ماما اور بھابھی کو سناتی رہی, اس کے بعد جو وہ سوئی تو

www.neweramagazine.com

شام میں بھابھی کے ٥ سالہ بیٹے طٰہ کے زبردستی اٹھانے پہ ہی اٹھی تھی. اور اب فریش ہو کر لان میں چلی آئی جہاں صائم کے علاوہ سب ہی موجود تھے, اس کو دیکھ کر سب ہی مسکرائے جب کہ نگین بھابھی نے اپنے نزدیک اس کے لئے جگہ بنائی وہ بھی ان کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور اپنے لئے چائے بنانے لگی. دادو اس کو شفقت سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولیں, "نیند پوری ہوئی بیٹا. اس کے جواب دینے سے پہلے نگین بھابھی بولیں, کہاں دادو؟ ابھی بھی طٰہ جا کر اپنی پھپھو کو نہ اٹھاتا تو یہ میڈم تو پتا نہیں کب اٹھتیں. "کہتے ہوئے مناہل کو دیکھا جو چائے پیتے ہوئے مسکرا رہی تھی ان کی بات کا جواب اسی خوشدلی سے دیتے ہوئے بولی, طٰہ کا تو بہانہ ہے, صاف کہیں نا کہ میرے بغیر آپ کا دل بھی نہیں لگتا. نگین نے اس کو محبت سے اپنے ساتھ لگا لیا جب کہ باقی سب محبت کے اس مظاھرے پہ مسکرا دیے صائم جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا قریب آتے ہوئے بولا, "واہ! واہ! کیا محبت بھرا سین چل رہا ہے. "بھابھی نے اس کو گھور کے دیکھا جب کہ مناہل جھینپ کر سیدھی ہو گئی اور وہ ان کے گھورنے کی پرواہ کئے بغیر بات آگے بڑھاتا ہوا بولا, "مگر یہ تو کوئی بات نہ ہوئی. "کہتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھا جو اس کے سنجیدگی دیکھ کر اس کی سمت متوجہ ہو گئیں تھیں اور کہنے لگا, "دیکھیں نا! اگر اسی طرح پیار محبت کے سین چلتے رہے تو روایتی نند بھابھی

کے جھگڑے والے سین تو دیکھنے کو ملیں گے ہی نہیں سوچیں کتنی بورنگ سچویشن ہو گی۔" کہتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا اور ہونٹوں سے چھلکتی شرارتی مسکراہٹ چھپالی بھابھی اور مناہل اسے خفگی سے دیکھ رہیں تھیں جب کہ سفینہ اور دادو باقاعدہ دہل سی گئیں اور کانوں کو ہاتھ لگاتے اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگیں، "شرم کرو! خدانہ کرے ہمارے گھر میں یہ سب کچھ ہو۔" جنید ہمدانی بھی اس کو تنبیہہ کرتی نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ ان سب کی توپوں کا رخ اپنی سمت دیکھ کر دفاعی انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوے بولا "لیڈیز! لیڈیز! میں صرف مذاق کر رہا تھا۔" نگین بھابھی جو زیادہ ہی ایموشنل ہو گئیں تھیں اس کو گھورتے ہوے بولیں، یہ مذاق تھا؟" اس نے مدد طلب نظروں سے مناہل کو دیکھا مگر اس نے بھی چہرے کا رخ پھیر لیا یہ اظہار تھا شدید خفگی کا دائم بھائی جو اتنی دیر سے ان سب کی باتیں سن رہے تھے مسکراتے ہوے بولے، "چھوٹے! اسی لئے کہتے ہیں سوچ سمجھ کے بولنا چاہیے خاص طور پہ خواتین کے سامنے۔" جب کہ وہ مصنوعی خفگی سے بولا، "دائم you too Brutus" بھائی نے کندھے اچکا دیے یہ اشارہ تھا وہ بھی اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ سب طرف سے مایوس ہو کر ان دونوں کی سمت مڑا جو منہ بنائے بیٹھیں تھیں اور گلا کھنکھار کر بولا، "معاف کر دیں لیڈیز پلیز! میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" کہتے ہوے باقاعدہ کان

پکڑ لئے اور وہ دونوں جو بظاہر خفا تھیں اس کے انداز پر زور سے ہنس پڑیں باقی سب کے ہونٹوں پہ بھی مسکراہٹ آ گئی جب کہ دادو اپنے گھر کی خوشیوں کی دعائیں مانگتی اپنے رب کی شکر گزار تھیں.

——— یونیورسٹی کا پہلا ہفتہ تو کلاسز کا شیڈول, ٹائمنگ اور انٹروڈکشن کی نظر ہو گیا. اس کے بعد باقاعدہ پڑھائی کا آغاز ہوا لیکن ساتھ ہی فائنل والوں نے نیو کمرز کے لئے ویلکم پارٹی ارینج کر لی, اس سال کی پارٹی کی خاص بات یہ تھی کے بجائے ہر ڈیپارٹمنٹ الگ الگ پارٹی ارینج کرے تمام فکلٹیز ایک ساتھ ہی پارٹی دے رہیں تھیں اور سب کا جوش قابل دید تھا اور سب ہی اس ایونٹ کی تیاریوں میں بڑھ چڑھ کے حصّہ لے رہے تھے اور سب کو ہی شدّت سے اس ایونٹ کا انتظار تھا.

———ایونٹ وینیو پہ خوشگوار سی ہلچل اور گہما گہمی تھی ہر طرف رنگ برنگ آنچل لہرا رہے تھے اور ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب تھا لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکے بھی اپنی ڈریسنگ اور لکس کے لئے کونشس تھے ہر کوئی بزی اور ایکسائیٹڈ

تھا. وہ اسٹوڈنٹ جنہوں نے پارٹسپیٹ کیا تھا انھیں اپنی لکس کے ساتھ ساتھ اپنی پرفارمنس کی بھی فکر تھی اور جنہوں نے پارٹسپیٹ نہیں کیا تھا انکو اپنی لکس کے علاوہ فرنٹ سیٹس گھیرنے کی فکر تھی. صائم کے ساتھ شہیر اور زین بھی بیک اسٹیج تھے صائم اور زین کا پورا دھیان ریہرسل کی طرف تھا جب کہ شہیر بے دھیانی میں ڈرمز پر اسٹکس مار رہا تھا, کافی بار کی پریکٹس کے بعد بھی جب ٹیون ٹھیک نہیں بیٹھی تو زین اور صائم نے سر اٹھا کے اس کی طرف دیکھا اور اس کی بیزار شکل دیکھ کر صائم نے زین کو ٹھوکا دیا اور زین ہمیشہ کی طرح شرارت کے موڈ میں آگیا اور شہیر کو مخاطب کرتے ہوئے بولا, کیوں رومیو کیوں اتنا بے چین ہو رہے ہو؟"شہیر جو بے دھیانی میں بیٹھا تھا اسی بے دھیانی کے زیر اثر بولا, وہ ابھی تک آئی نہیں ہے."اس کے یہ کہنے کی دیر تھی صائم کے ہاتھ تو جیسے اس کو تنگ کرنے کا بہانہ آگیا مگر بظاہر سنجیدگی سے بولا, " اوہو! ایسی بھی کیا بیچینی ہے اجاے گی تیری جولیٹ."جب کہ زین بات اگے بڑھاتے ہوئے بولا, "اوہ بھائی! اگر اتنا ہی بے چین ہے تو خود پک کرنے چلا جاتا اگر وہ بھی نہیں کر سکتا تو یونیورسٹی روڈ پہ اس کے نام کا بینر لگوا دیتا."شہیر نے زچ ہو کر اسے دیکھا جب کہ صائم مزہ لیتے ہوئے بولا, میری تو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ تو علوینہ کو بچپن سے جانتا ہے پھر بھی اتنا ڈرتا ہے."کہتے ہوئے شرارت سے اسے دیکھا جب کہ زین

اس کی شرارت کو آگے بڑھاتے ہوئے بولا, اوہ بھائی! علوینہ میڈم کو جانتا نہیں ہے اگر ان بھائی صاحب نے پروپوز کر دیا تو وہ کیا حشر کریگی وہ انکا." اس نے جیسے ڈرانا چاہا جب کہ شہیر سنجیدگی سے بولا, تم دونوں اپنی بکواس ہی کرتے رہنا اور میں اس سے ڈرتا نہیں ہوں باقی یہ کہ بچپن کی جان پہچان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی بھی لڑکی کو منہ اٹھا کے پروپوز کر دو اور.... اس کا جملہ ادھورا رہ گیا جب زین نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی, اور لڑکی بھی علوینہ جیسی جو ایسوں کے سر پھاڑ دیتی ہے یاد ہے نہ انکل شہزاد کے ابرار کا کیا حشر کیا تھا جواب میں شہیر بھی فورا" بولا, "خیر وہ ابرار بھی ایسا شریف نہیں ہے اچھا خاصا لفنگا ہے اور یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ اس کی ریپوتشن کیسی ہے." صائم فورا" ہی تائیدی انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولا, "خیر اس بات سے تو میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ ابرار کی ریپوٹیشن کتنی خراب ہے. ابھی ان میں سے کوئی کچھ کہتا کہ ڈور پہ نوک ہوئی صائم کے اجازت دینے پر علوینہ اور اس کے ساتھ ہی مناہل اندر داخل ہوئیں ان تینوں کی بیساختہ پہلی نگاہ ان دونوں پہ پڑی وہ دونوں ہی موقع کے حساب سے تیار بیحد اچھی لگ رہیں تھیں. علوینہ پنک اینڈ واہٹ کومبنیشن کی شیروانی سٹائل کالر شرٹ جس کے فرنٹ پہ سلور بیڈز اور پنک تھریڈ کی ایمبرؤائڈری تھی اور سلیوز پہ کٹ ورک ہوا تھا اس کے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ پنک میچنگ ٹراوزرز اور پنک سلک دوپٹے میں گھنے بالوں کو کھلا
چھوڑے اور مناسب میک اپ میں اپنی بڑی بڑی پر معنی آنکھوں کے ساتھ بہت
خوبصورت لگ رہی تھی جب کہ مناہل آئس بلو شیفون شرٹ جس کے فرنٹ پہ
ڈارک بلو دھاگوں سے ایمبر وائڈری ہوئی تھی, دامن پہ اور سلیوز پہ خوبصورت کٹ
ورک کے ذریعے اجاگر کیا گیا تھا ساتھ میں واہٹ ٹراوزرز جن پہ وائٹ کٹ ورک بنا
تھا اور شیفون کا خوبصورت ویسی ہی کڑھائی سے مزیّن لمبا سادوپٹہ, لمبے گھنے سلکی
بالوں کو پشت پہ کھلا چھوڑے مناسب میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی. وہ
تینوں ہی ان دونوں کی سمت متوجہ تھے اور وہ دونوں مسکراتی ہوئی ان سب کی سمت ہی
آگئیں تھیں ان دونوں کے قریب آجانے پر زین کی رگ شرارت پھڑک گئی اور وہ
شرارتی انداز میں دونوں کو ہی مخاطب کرتے ہوئے بولا, اوہو آیئے آیئے! آج تو بڑے
بڑے لوگ ہمارے غریب خانے پہ تشریف لاے ہیں ویسے آپکا ہی انتظار
تھا. "کہتے ہوئے مسکرایا اور ساتھ ہی شرارت سے شہیر کو دیکھا, علوینہ اس
کے غربت بھرے بیان سے ذرا متاثر نہیں ہوئی اور جواب میں اس ہی شرارت آمیز
لہجے میں بولی, "پہلی بات تو یہ کہ آپ کوئی غریب نہیں ہیں اچھا خاصا بزنس ہے آپکے
ڈیڈی کا اور دوسری بات یہ کہ ہم یہاں اس لئے آے ہیں کہ اپ نے کہا تھا کہ فرنٹ

www.neweramagazine.com

سیٹس دلوادیں گے۔"جواب میں وہ اسی مسخرے پن سے بولا جس سے شہیر چڑتا تھا, "ارے! سیٹس تو ایک بہانہ ہے اب اس بہانے آپ آتو گیئں اور آپکے آنے سے نجانے کتنوں کا بھلا ہو گیا۔" مناہل اور علوینہ نے حیران نظروں سے ایکدوسرے کو دیکھا جب کہ شہیر نے کھا جانے والی نظریں اس پہ ڈالی اور صائم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔علوینہ اپنے مخصوص پر اعتماد انداز میں جواباً" بولی, "خیر اب ہم اتنے بے مروت بھی نہیں ہیں آپکو بیسٹ وشز بھی دینی تھیں۔"زین اس کے جواب میں فوراً"ہی بولا, "تو اس کے لئے ساتھ میں ایک آدھا پھول ہی لے آتیں اگر بکے نہ سہی۔"اس کے انداز پہ علوینہ کے ساتھ مناہل بھی ہنس دی کہ وہ سب ہی جانتے تھے کہ زین کو اس طرح کی باتوں میں ہرانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے جب کہ صائم نے اس کی باتوں پر زچ ہو کر اپنا ماتھا پکڑ لیا ابھی بھی زین نے علوینہ کو باتوں میں الجھالیا اور ساتھ ہی شہیر کو بھی اپنے ساتھ باتوں شامل کر لیا۔مناہل نے کنکھیوں سے اس سمت دیکھا جہاں وہ کھڑا بظاہر اپنے گٹار کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا مگر ان سب کی نوک جھونک بھی انجوئے کر رہا تھا۔بلیک کلر کی لیدر جیکٹ پر بلیک ٹی شرٹ اور بلیک جینز اور ساتھ میں بلیک لیدر شوز میں اس کا دراز قد اور شاندار پرسنیلٹی کچھ اور بھی نمایاں ہو رہی تھی اس کی چمکتی چوکلیٹ براؤن آنکھیں اور گھنے براؤن بال

اس کی شخصیت میں چار چاند لگا رہے تھے اور جو چیز اس کی چارمنگ پرسنیلٹی کو مزید چارمنگ بناتی تھی وہ اس کے بائیں گال پہ پڑنے والا ڈمپل تھا. اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی, وہ اسی طرح بے خیالی میں اس اسکی کی سمت دیکھ رہی تھی جب وہ بھی اس کی سمت متوجہ ہو گیا اور مناہل نے گھبرا کے نظروں کا زاویہ بدل لیا, دل ایک دم تیز تیز دھڑکنے لگا جب کہ وہ پوچھ رہا تھا, "کیسا لگ رہا ہوں میں?" اس نے عام سے انداز میں عام سا سوال کیا جیسے وہ ہمیشہ اس کی رائے لیتا تھا مگر مناہل کے دل کا چور اس کے دل کی دنیا تہ و بالا کر گیا وہ بمشکل اپنے اوپر قابو پا سکی اور بمشکل مسکراتے ہوئے جوابا" بولی, "آپ تو ہمیشہ اچھے لگتے ہیں." وہ اس کی تعریف پہ کھل اٹھا اور اسی ایکسائٹمنٹ میں اسے شانوں سے تھام کر بولا, "اوہو! دل خوش کر دیا تم نے تو۔" مگر اس کے ہاتھوں کا لمس مناہل کو کسی اور ہی دنیا میں لے گیا, اس ذرا سے لمس پر اس کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی کہ کانوں میں سنائی دینے لگی تھی, گلابی چہرہ ایک انجانے احساس سے سرخ ہو گیا اور وہ جو اپنی روشن آنکھوں سمیت اس کی سمت متوجہ تھا ایک دم چونکا ایک انوکھے احساس نے جیسے اسے اپنی گرفت میں لے لیا. اس نے غیر محسوس انداز میں مناہل کے نازک شانوں پہ سے ہاتھ ہٹا لئے ایک گہرا سانس لیکر گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جب کہ وہ اس سے نظریں چرائے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی

www.neweramagazine.com

اپنے اوپر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی. تبھی علوینہ, شہیر اور زین ان دونوں کی
سمت متوجہ ہوئے اور زین ان دونوں سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا, اب آپ دونوں
لیڈیز ہمیں خاص طور پہ وش کرنے آئی ہیں تو اس خاص موقع پہ ایک سیلفی تو ہونی
چاہیے. "کہتے ہوئے ساتھ کھڑے شہیر کو ٹھوکا دیا جب کہ شہیر نے تنبیہہ کرتی
نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے منع کرنا چاہا کہ وہ بعض رہے جب کہ زین نے اس کے
اشارے نظر انداز کرتے ہوئے صائم کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا صائم جو ابھی تک
ایک انجانے اور انوکھے احساس سے دوچار تھا ایک دم حال میں لوٹا اور اپنا سر جھٹکا
جیسے اس احساس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی جس نے اسے گھیرا ہوا تھا اس نے اپنا
سیل فون نکال کر کیمرہ ان کیا اور ان چاروں کی سمت آ گیا علوینہ نے مناہل کو اس کے
ساتھ کھڑا کیا جب کہ وہ اپنے ایک ہاتھ میں فون پکڑے سیلفی کے لئے اینگل سیٹ
کر رہا تھا, ایسا کرنے سے وہ اس کے حصار میں آ گئی اور عجیب سے احساس سے دوچار اس
کے نزدیک کھڑی تھی کنکھیوں سے دیکھنے پہ سائیڈ سے اس کا بازو ہی نظر آ سکا تبھی زین
جو اس کے پیچھے کھڑا تھا اسکو کیمرہ کی سمت دیکھنے کو کہنے لگا اس کے کہنے پہ وہ سامنے
متوجہ ہوئی اور ایک خوبصورت پوز کیمرے میں مقید ہو گیا. علوینہ ان سب سے
مخاطب ہوتے ہوئے بولی, "اب ہم چلتے ہیں آپ بھی پریکٹس کریں۔" کہتے ہوئے

مسکرائی اور مناہل کا ہاتھ تھام کر وہاں سے چلی گئی شہیر نے ایک گہرا اور کہا, "اب پریکٹس کیا خاک ہو گی. "جواب میں اس کو لتاڑتے ہوئے بولا, "اوہ رومیو! بعض آجا کچھ دھیان کام پہ بھی دے لے کہیں انڈے اور ٹماٹر ہی نہ پڑ جاییں۔اس کے کہنے پر صائم نے سنجیدگی سے گٹار سمبھال لیا جب کہ شہیر کو بھی غیر سنجیدگی چھوڑ کے کی بورڈ کی سمت متوجہ ہونا پڑا.

مناہل اور علوینہ آڈیٹوریم میں اپنی سیٹوں پہ آکر بیٹھ گیئں جوزین کے توسط سے حاصل کی تھیں باتوں کے دوران ٹائم گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا اور پروگرام سٹارٹ ہو گیا. ہوسٹ نے آکر پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا. سکٹس اور لطیفوں نے جہاں سب کو ہنسایا وہیں خوبصورت پویٹری نے ماحول کو مزید خوبصورت بنا دیا اس کے علاوہ بھی مختلف پرفارمنس تھیں مگر ڈرامہ کیٹگری میں انگلش ڈیپارٹمنٹ فائنل ائیر کی سبرینہ نے میلہ لوٹ لیا اس کی جاندار پرفارمنس دیکھ کر پورے آڈیٹوریم میں سناٹا چھا گیا تبھی علوینہ مناہل کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی, "دیکھا تم نے سبرینہ کبیر کو ابھی

ابھی مائیگریٹ ہو کر فورن سے آئی ہے سنا ہے وہاں کی یونیورسٹی میں بھی ہر سال بیسٹ پرفارمنس دیتی رہی ہے اور ڈرامہ اس کا میجر سبجیکٹ بھی ہے۔" مناہل جو پوری طرح اس کی پرفارمنس میں کھوئی ہوئی تھی علوینہ کو جواب دیتے ہے بولی,"ہاں خاصی جاندار پرفارمنس دی ہے۔" علوینہ بات اگے بڑھاتے ہوے بولی,"سنا ہے خاصی امیر فیملی سے بیلونگ کرتی ہے اور خاصی بد دماغ بھی ہیں محترمہ۔" اس کی اتنی معلومات پہ مناہل مسکرا دی جب کہ وہ اس کی معلومات میں مزید اضافہ کرتے ہوے بتانے لگی,"سنا ہے اپنی فیملی سے کسی بات پہ جھگڑ کے پاکستان آگئی ہے اور جب سے اس نے یہاں ایڈمیشن لیا ہے آدھی یونیورسٹی محترمہ کے حسن کا شکار ہے اور یہ خود پتہ نہیں کس پرنس کے انتظار میں ہے۔" اس نے مزے سے بتایا جب کہ مناہل اس کے انداز بیان پہ ہنس پڑی اور کہا,"توبہ ہے علوینہ! تم کو بھی سارے زمانے کی خبریں ہوتی ہیں۔" جواب میں وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی,"تو اچھی بات ہے نا! اپنے ارد گرد کی تھوڑی بہت معلومات تو ہونی چاہیے۔ مناہل نے مسکرا کے تائیدی انداز میں سر ہلایا اور تبھی اسٹیج پر صائم, شہیر اور زین کا نام پکارا گیا اور ان تینوں کے نام کے ساتھ پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا, وہ تینوں اب اسٹیج پر آ گئے تھے اور مسکرا کے سب کی چیئرنگ کا جواب دے رہے تھے۔ مگر تالیوں کا شور ابھی بھی

گونج رہا تھا سب ہی ان تینوں کو چیئر کر رہے تھے جس سے ان تینوں کی ہی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا مگر صائم کے نام کی پکار پورے ہال میں گونج رہی تھی جس میں لڑکیوں کے علاوہ لڑکے بھی تھے اگر لڑکیاں اس کی لکس,پرسنیلٹی اور سٹیٹس کی دیوانی تھیں تو لڑکے اس کے جیسا بننے کے خواہشمند تھے وہ اساتذہ کا بھی ہر دل عزیز تھا اور یقینا" یہ اس کا پلس پوائنٹ تھا.ان تینوں کے اسٹیج پہ آتے جیسے پورا ماحول جگمگا اٹھا تھا اور مناہل کو لگا اس کے دل میں بھی روشنی سی ہو گئی ہے صائم نے مائیک سمبھالا اور لڑکیوں نے اپنے دل. میوزک کے ساتھ اس کی بھاری آواز آڈیٹوریم میں گونجنے لگی اور ماحول پر جیسے سحر طاری ہو گیا اس کی دلنشیں آواز کا جادو تھا جس نے مناہل کو اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا وہ جیسے کسی ٹرانس کے زیر اثر اس کی آواز کے سحر میں ڈوبی ہوئی تھی کہ تالیوں کی گونج اور ونس مور کی آوازوں سے اس کی ارد گرد چھایا سحر ایک چھناکے سے ٹوٹ گیا اس نے چونکتے ہوئے اسٹیج کی سمت دیکھا تبھی وہ مسکراتا ہوا ہاتھ ہلاتا بیک اسٹیج چلا گیا ساتھ ہی ہوسٹس نے اکر ایونٹ ختم ہونے کی اناونسمنٹ کی کہ یہ پرفارمنس اس شام کی آخری پرفارمنس تھی اور طلبہ نہ چاہتے ہوئے بھی آڈیٹوریم سے باہر جانے لگے مناہل اور علوینہ بھی اس ہجوم میں شامل ہو گئیں اور ایک خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچ گئی.

وہ شہیر اور زین کے ساتھ بیک اسٹیج کھڑا اپنی آج کی پرفارمنس ڈسکسس کر رہا تھا تبھی ایک نسوانی آواز نے اسے مخاطب کر لیا وہ چونک کر مڑا اور اپنے سامنے سبرینہ کبیر کو دیکھ کر ٹھٹھک سا گیا جب کہ شہیر اور زین دلچسپی سے سبرینہ کو دیکھ رہے تھے. وہ شاید اپنی اہمیت جانتی تھی اسی لئے شاہانہ انداز میں ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتے ہوئے کہنے لگی, آپ نے شاید مجھکو پہچانا نہیں مگر میں نے آپکے بارے میں بہت سنا ہے اور آج اس ایونٹ کے بدولت آپ سے ملاقات بھی ہو گئی." وہ جتنی خوبصورت دیکھنے میں تھی انداز بیان بھی اتنا ہی خوبصورت اور ناز و ادا سے بھرپور تھا زین اور شہیر نے معنی خیزی سے جب کہ صائم نے بغور اس کا جائزہ لیا. فیشن کے حساب

سے جینز اور خوبصورت سی ٹاپ پہنے مناسب میک اپ میں اور اپنے خوبصورت سراپا کے ساتھ وہ اچھی خاصی خوبصورت لڑکی تھی. اس کی بات کا جواب زین

نے دیا, "ارے! آپکو کون نہیں جانتا مس سبرینہ کبیر! انگلش ڈیپارٹمنٹ کی بہترین سٹوڈنٹ, ڈرامیٹک سوسایٹی کی پریذیڈنٹ اور ہر طرح کی ایکسٹرا کیریکیولر ایکٹیویٹز میں

آپکا نام سر فہرست ہوتا ہے۔"اس کے طویل اور خاصے تفصیلی جواب پہ وہ ایک ادا سے مسکرائی اور کہا, "یہ سب تو میرا شوق ہے مگر حقیقت میں تو مسٹر صائم کی فین ہوں ۔"شہیر ہولے سے بڑبڑایا, "مسٹر صائم کے فین تو اچھے اچھے ہیں آپ کیا چیز ہیں۔"اس کی بڑبڑاہٹ واضح نہیں تھی اسی لئے وہ سن نہ سکی اور پوچھ بیٹھی ایکسکیوزمی! کچھ کہا آپ نے؟"صائم نے تنبیہہ کرتی نظروں سے شہیر کو گھورا اور سبرینہ کی سمت متوجہ ہوا اور خوشدلی سے بولا, "تھنکس! آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔"سبرینہ نے ایک ادا سے اس کو مسکرا کے دیکھا اور اسی ادا سے بولی, "یہ آپ لڑکوں کا اچھا طریقہ ہوتا ہے اپنی مارکیٹ ویلیو کا پتہ بھی ہوتا ہے پھر بھی انجان بنتے ہیں جیسے کچھ جانتے ہی نہیں۔"اس کے انداز پر زین نے منہ پھیر کے ہنسی روکی جب کہ صائم نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا, جواب میں وہ بھی مسکرائی وہی ادا سے بھرپور مسکراہٹ جو کسی کو بھی جکڑ لے اور بولی, "اب تو آپ سے ملاقات ہو گئی ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ اگے بھی ملاقات ہوتی رہے گی"۔کہتے ہوئے صائم کی چاکلیٹ براؤن آنکھوں میں دیکھا, زین اور شہیر نے حیرانی سے پہلے اسے دیکھا پھر صائم کو جب کہ صائم اپنی مخصوص خوشدلی جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی سے بولا, "شیور!"کہتے ہوئے مسکرایا وہ بھی مسکرائی اور وہاں سے پلٹ گئی جب کہ

شہیر اسی جانب دیکھتے ہوئے بولا, "یہ کون تھی؟"جواب میں زین اسکی کلاس لیتے ہوئے بولا, "اتنا لمبا انٹر ودیا تو تھا میں نے."اس نے جیسے اپنی معلومات کا کریڈٹ لینا چاہا مگر شہیر ابھی بھی وہیں اٹکا تھا, "ہاں! مگر یہ چیز کیا تھی؟"جواب میں صائم بولا, "اچھی خاصی خوبصورت لڑکی کو تم نے چیز بنادیا."ان دونوں نے ہی اس کو گھور کے دیکھا تو وہ وضاحت دیتے ہوئے بولا, "میرا مطلب ہے کہ اچھی خاصی لڑکی تھی کونفیڈنٹ اور بولڈ."زین نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا, "یہ تو ماننا پڑے گا کہ محترمہ ہیں تو کونفڈنٹ تبھی اتنے مزے سے پہلی ملاقات میں اتنی باتیں کر گئیں."کہتے ہوئے شرارت سے صائم کو دیکھا اس کے انداز پہ وہ مسکرایا اور مسکرائے سے اس کے بائیں گال میں پڑتا ڈمپل اسے مزید وجیہ بنا گیا اور روشن روشن آنکھوں میں جگمگاہٹ تیر گئی جب کہ شہیر نے کہا, "باتیں کر گئیں یا تعریف کر گئیں. کہتے ہوئے صائم کے چوڑے شانے پہ ہاتھ مارا جب کہ دوسری طرف سے زین نے اس کا بازو دبوچ لیا اور کہا, "مجھے تو کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے."صائم نے ان دونوں سے اپنے آپ کو چھڑایا اور پارکنگ کی سمت بڑھتے ہوئے بولا, ایسا کچھ نہیں ہے تم لوگوں کو تو بات کا پتنگڑ بنانے کی عادت ہے اور کیا میں نے پہلی بار کسی لڑکی سے بات کی ہے جو تم لوگ اس طرح ریکٹ کر رہے ہو."کہتے ہوئے اپنے دائیں بائیں چلتے

شہیر اور زین کو دیکھا جو معنی خیزی سے مسکرا رہے تھے. اس کی اتنی لمبی وضاحت کے جواب میں زین نے کہا, "لڑکی سے تو پہلی بار بات نہیں کی ہے مگر اس طرح پہلی بار کی ہے جس طرح ابھی کر رہے تھے." کہتے ہوئے اس کی سمت دیکھا جو اس کو گھور رہا تھا اور اس کے تیور دیکھ کر آگے بھاگ گیا جب کہ وہ بڑبڑایا, "ایڈیٹ!" اور مسکراتے ہوئے خود بھی اس سمت چل پڑا جہاں وہ دونوں گئے تھے.

وہ تینوں باتیں کرتے پارکنگ لاٹ میں آئے جہاں شہیر کی کار اور زین, صائم کی ہیوی بائیکس پارک تھیں. مگر سامنے دیکھ کر تینوں ہی ٹھٹک گئے. پارکنگ میں جو گاڑی کھڑی تھی صائم اس کو اچھی طرح پہچانتا تھا یہ گاڑی جنید ہمدانی کی تھی اس نے شہیر اور زین کو دیکھا جو خود بھی حیران سے تھے اور زین سے کہا کہ وہ جائے کیونکہ رات گہری ہو رہی تھی وہ ان دونوں کو بائے بولتا بائیک اڑا لے گیا جب کہ وہ شہیر کو لیکر گاڑی کی سمت بڑھا تبھی اسے وہ دونوں گاڑی کے نزدیک کھڑی نظر آ گئیں۔ وہ ان دونوں کے نزدیک آتے ہوئے بولا, "لگتا ہے یہ گاڑی آج کی تاریخ

میں تو ٹھیک ہو گی نہیں. "اور وہ دونوں جو انہماک سے کھڑی ڈرائیور کی ناکام کوشش دیکھ رہی تھیں اس کی بھاری آواز پہ اپنی جگہ اچھل سی گئیں. علوینہ صائم کو گھورتے ہوے بولی, صائم کبھی تو کوئی ڈھنگ کا کام کر لیا کرو. "جواب میں وہ بڑبڑاتے ہوے بولا, "وہی تو کر رہا ہوں. "اس کی آواز کسی کی سماعتوں تک نہ پہنچی اسی لئے مناہل جو اس کے نزدیک ہی کھڑی تھی پوچھ بیٹھی, "کیا? کیا کہا?" مگر اس نے شہیر کی سمت دیکھا اور پھر ان دونوں سے کہا, "یہ گاڑی تو اب مکینک ہی ٹھیک کرے گا. "پھر ڈرائیور کی سمت مڑتے ہوے بولا, "دلاور! تم ابھی گھر جاؤ کل یہیں سے گاڑی مکینک کے پاس لے جانا. "کہتے ہوے والٹ سے پیسے نکال کے ڈرائیور کو دیئے وہ سر ہلاتا سلام کرتا چلا گیا. جب کہ وہ شہیر سے مخاطب ہوتے ہوے بولا, "یار شہیر! ایک چھوٹی سی پرابلم ہے. اس نے جیسے تمہید باندھی جب کہ مناہل اور علوینہ نے ایک دوسرے کو دیکھا. شہیر اس کی پلاننگ اچھی طرح سمجھ رہا تھا اور دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہہ رہا تھا کہ علوینہ کیا سوچے گی کہ یہ اس کی پلاننگ ہے مگر اس وقت انجان بننا ضروری تھا اسی لئے سنجیدگی سے بولا, ہاں بولو کیا ہوا?" صائم تمہارے پاس گاڑی ہے تو تم علوینہ کو ڈراپ کر دو۔" جواب میں وہ سنجیدگی سے کہنے لگا, "شیور! کیوں نہیں?" علوینہ نے کچھ سوچا پھر اپنا بیگ شانے پہ ڈال

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے شہیر کی سمت آگئی مناہل جو ساری کاروائی دیکھ رہی تھی خود بھی اس سمت بڑھی مگر صائم نے اس کا ہاتھ تھام کر روک دیا وہ حیران سی اس کو دیکھنے لگی جب کہ وہ سب کو ایک ساتھ مخاطب کرتا ہوا بولا, "اوکے گائیز! سی یو ان منڈے." "کہتے ہوئے اس سمت چل پڑا جہاں اس کی بائیک کھڑی تھی. پہلے تو اس کے کچھ سمجھ نہ آیا پھر اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے اس کو دیکھا. صائم نے بھی اس کی مزاحمت محسوس کرلی اور اپنے ہاتھ میں دبے اس کے نازک ہاتھ کو دیکھا اور بولا, "کیا پرابلم ہے؟" جواب میں وہ فورا" بولی، "آپ اس طرح کیوں لے آئے ہیں؟" اس کے سوال کے جواب ایک اور سوال کرتے ہوئے بولا, "تو پھر کیا اٹھا کے لانا چاہیے تھا؟" اس کو تو بنا سوچے سمجھے بولنے کی عادت تھی مگر مناہل کی پیشانی شرمندگی اور خجالت کے احساس سے تپ اٹھی. صائم نے اس کا ہاتھ بائیک کے پاس لے جا کر چھوڑ دیا اور بغیر کچھ کہے بائیک اسٹینڈ پر سے اتار کے اس پہ بیٹھ گیا وہ اسی طرح بائیک کے نزدیک ہی کھڑی تھی جب اس نے اس کی خوفزدہ آواز سنی, "میں اس پہ نہیں بیٹھوں گی." "اس کے انداز پہ صائم نے اس کی سمت دیکھا اور اس کی روشن چاکلیٹ براؤن آنکھیں اس کی خوبصورت بادامی آنکھوں سے مل گئیں. اس کی خوبصورت آنکھوں سے چھلکتا خوف صائم کو شرارت پہ آمادہ کر گیا اور وہ اسی شرارتی انداز میں بولا, "میرے

جیسے غریب بندے کے ساتھ تو آپکو یہی سواری مل سکتی ہے۔" مناہل نے چونک کر اسے دیکھا مگر اس کی آنکھوں سے چھلکتی شرارت اور ہونٹوں پہ پھیلی شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر گہرا سانس لیکر بولی, "میرا مطلب ہے آپ جس طرح بائیک چلاتے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے۔" اس نے سچ بول دیا جب کہ وہ اپنی مخصوص مسکراہٹ دباتے ہوے بولا, "اچھا پرامس میں بائیک دیکھ کے احتیاط سے چلاوں گا۔" مناہل نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا وہ چہرے پر زمانے بھر کی معصومیت طاری کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا, اس کو مشکوک انداز میں اپنی طرف دکھتا پا کر پوچھ بیٹھا, "تم کو اعتبار نہیں ہے؟" مناہل نے پھر اس کی سمت دیکھا تو وہ ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہنے لگا, "دیکھو رات گہری ہو رہی ہے اور سناٹا بھی, یہاں زیادہ دیر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے۔" مناہل نے پریشان نظریں ارد گرد ڈالی وہ واقعی صحیح کہ رہا تھا اور پھر نہ چاہتے ہوے بھی بمشکل ہی سہی سنبھل کے بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی بائیک ہوا سے باتیں کرنے لگی اور اس کا دل بھی اسی رفتار سے دھڑکنے لگا۔ وہ آنکھیں بند کے آآیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی اور ساتھ ہی صائم کے شانے کو مضبوطی سے تھامے ہوے تھی, اس کا خوفزدہ چہرہ صائم کو بیک مرر میں بخوبی نظر آرہا تھا اس کے تاثرات پر اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اور اس نے ساتھ ہی سپیڈ بھی بڑھا دی۔ کچھ دور

جا کر سپیڈ بریکر پہ بائیک ڈگمگا گئی اور ساتھ ہی مناہل کے ہونٹوں سے طویل چیخ نکل گئی اس نے صائم کا شانہ مزید مضبوطی سے تھام لیا. مگر جب اس نے دیکھا کہ وہ سپیڈ ہلکی نہیں کر رہا تو وہ مجبوراً "بولی، "صائم! سپیڈ آہستہ کریں."اس کی ڈری سہمی آواز صائم کی سماعتوں تک بخوبی پہنچ گئی تھی مگر وہ اس کو مزید ستانے کی خاطر بولا, "کیا؟ کیا کہا تم نے؟"اس نے کہتے ہوئے جان کے اپنا رخ ترچھا کیا اور ایسا کرنے سے بائیک ایک بار پھر ڈگمگا گئی. مناہل نے ڈر کے اس کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا. خوبصورت آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جس کا اِحساس اسے بھی ہو گیا. اس نے کچھ سوچ کے سپیڈ دُھیمی کر دی مگر ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھی بھی تھی وقفے وقفے سے مناہل کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں اور اس کا چہرہ اس کے شانے پہ ٹکا تھا جس کے باعث وہ اس کا چہرہ دیکھ نہیں پا رہا تھا. باقی کا راستہ خاموشی سے کٹا اور اس نے جیسے ہی بائیک لے جا کر پورچ میں روکی وہ اسی تیزی سے بائیک سے اتر کر اندر کی سمت بڑھی, یہ اشارہ تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے اس سے پہلے وہ اندر جاتی صائم نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا مگر وہ اسی طرح سر جھکائے کھڑی رہی. صائم نے گہرا سانس لیا اور کہا, "یار مناہل! کیا ہوا ہے؟ منہ کیوں پھلایا ہوا ہے؟"اس کے انجان بننے پر مناہل نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا آنسوؤں بھری خوبصورت بادامی آنکھیں براہ راست اسکی چاکلیٹ

براؤن آنکھوں سے مل گئیں اور ایک انجانے احساس نے صائم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جیسے کسی سحر نے جکڑ لیا ہو ایسا اس نے اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا. وہ کئی لمحے کھویا کھویا سا ان خوبصورت آنکھوں میں دیکھتا رہا, اس کی نظروں کے ارتکاز پہ مناہل کا دل دھڑک اٹھا, اس نے گھبرا کے پلکیں جھکا لیں. اس کی نظریں جھکتے ہی وہ بھی جیسے ہوش میں آیا اور اپنا سر جھٹک کے جیسے اس احساس کو جھٹکنے کی کوشش کی جس نے چند لمحے پہلے اسے لپیٹ میں لیا ہوا تھا. ایک گہرا سانس لیکر مناہل کو مخاطب کرتے ہوے کہا, "یار مناہل! میں صرف مذاق کر رہا تھا." وہ تب بھی کچھ نہ بولی البتہ سوں سوں جاری تھی تو وہ اسے دیکھتا ہوا بات آگے بڑھاتا ہوا کہنے لگا, "یار تم سے مذاق نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا؟" مناہل نے ایک نظر اسے دیکھا اور کہا، "آپ بہت برے ہیں میں بابا سے آپ کی شکایت کروں گیں۔" کہتے ہوے وہ دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی آواز میں ابھی بھی آنسوؤں کی آمیزش تھی, وہ اس کے انداز پہ کھل کے مسکرایا اور کہا, "اچھا یار! ڈیڈ سے بھی شکایت کر لینا مگر ناراض تو مت ہو." وہ اس کی سمت دیکھتے ہوے کہہ رہا تھا مناہل نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا اور شرارت سے بولی, "ہمم! سوچوں گی." کہتے ہوے اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی وہ حیران سا ہوا اور وہ ہنستی ہوئی اسے انگوٹھا دکھاتی اندر کی سمت دوڑ گئی. اس کے انداز پہ وہ

بھی مسکرادیا اور اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اندر کی سمت بڑھ گیا.

وقت اپنی مخصوص رفتار سے گذر رہا تھا اسے یونیورسٹی جوائن کیے ایک مہینہ ہو گیا تھا اور وہ کافی حد تک اس ماحول کی عادی ہو گئی تھی. پڑھائی بھی اپنے عروج پر تھی. کبھی اسسائنمنٹس, کبھی کوئز تو کبھی کوئی سرپرائز ٹیسٹ غرض وہ اور علوینہ دونوں خاصی مصروف ہو گئیں تھیں. جہاں علوینہ اپنی صاف گو اور مضبوط شخصیت اور بہترین تعلیمی ریکارڈ کے باعث پورے ڈیپارٹمنٹ میں مشہور ہو گئی تھی وہیں مناہل کا لیا دیا انداز, شخصیت کا رکھ رکھاؤ اور ساتھ ہی بلا کی ذہانت اسے ہزاروں میں ممتاز کرتی تھی وہ دونوں نہ صرف اساتذہ میں مقبول تھیں بلکہ سٹوڈنٹس بھی ان دونوں کی خوبصورتی اور ذہانت کے معترف تھے کچھ واقعی تعریف کرتے تھے تو کچھ رشک اور حسد سے انھیں یاد رکھتے تھے غرض کچھ بھی تھا وہ دونوں ہی اپنے روٹین سے خوش ایک دوسرے میں مگن بیحد مطمین تھیں. اس دن بھی وہ دونوں ڈیپارٹمنٹ کے لان میں بیٹھی نوٹس بنا رہیں تھیں جب اچانک علوینہ نے اسے مخاطب کر لیا, "ارے! یہ صائم

ہی ہے نا!"اس نام پر اس کی توجہ نوٹس سے ہٹ گئی اور وہ سر اٹھا کے اس جانب دیکھنے لگی جہاں علوینہ نے اشارہ کیا تھا اور وہاں صائم کے ساتھ کھڑی بے تکلفی سے ہنستی اور باتیں کرتی سبرینہ کو دیکھ کر اس کا دل ڈوبا اور نظریں ساکت ہو گئیں۔

جاری ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews